بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العالمین،والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالمرسلین محمدوعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مختصر تعارف

نام: محمد زید

والد ماجد: حکیم مختار احمد صاحب

تاریخ پیدائش: ۱۶؍فروری ۱۹۶۳ء بروز دوشنبہ

آبائی وطن: قصبہ اَمرودہا ، ضلع ، کانپور ، یوپی ، (انڈیا)

موجودہ وطن: دوبگّا ، ہردوئی روڈ ، لکھنؤ (یوپی) انڈیا

ابتدائی تعلیم: ۱۹۶۷ء گھر اور مکتب (ناظرہ قرآن پاک ودینیات)

حفظ وقرأت کی تکمیل: ۱۹۷۱ء مدرسہ عربیہ حیات العلوم قصبہ خانپور، اوریّا، ضلع اٹاوہ (یوپی)

عالمیت: ۱۹۷۲ء جامعہ عربیہ ہتھورا ضلع باندہ (یوپی) (از ابتداء تا مشکوٰۃ شریف، بیضاوی شریف، ہدایہ رابع وغیرہ) تا ۱۹۷۹ء

دورۂ حدیث شریف: ۱۹۸۰ء جامعہ مظاہر علوم سہارنپور (صحاح ستہ) بخاری شریف کا افتتاح از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ

تکمیل افتاء: ۱۹۸۲ء جامعہ مظاہر علوم سہارنپور (حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ وغیرہ سے افتاء کی کتابیں پڑھیں اور مشق کی)

تکمیل عربی ادب: ۱۹۸۳ء دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں عربی ادب میں داخلہ لیا اور دو سالہ کورس مکمل کیا۔

تکمیل قرأت سبعہ: ۱۹۸۵ء میں جامعہ عربیہ ہتھورا ضلع باندہ میں قرأت سبعہ کی تکمیل کی۔

تصوف وسلوک: ۱۹۷۸ء میں زمانۂ طالب علمی میں حضرت مولانا صدیق احمد صاحب باندویؒ سے بیعت واسترشاد کا تعلق قائم ہو چکا تھا، ان کے بعد ۱۹۹۷ء میں محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ سے تعلق قائم رہا، ان کی وفات کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب دامت برکاتہم سے۔

اجازت وخلافت: ۱۹۹۰ء میں حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت (مجاز صحبت) سے سرفراز فرمایا اور ارشاد وتلقین کی اجازت دی۔

علمی انہماک وخارجی مطالعہ: ۱۹۸۵ء میں قرأت سبعہ کی تکمیل اور اپنے شیخ کی خدمت کے ساتھ فقہ وفتوے اور خارجی کتابوں خصوصاً مولانا اشرف علی تھانویؒ، مجدد الف ثانیؒ، امام غزالی، علامہ شاطبیؒ، علامہ ابن تیمیہ وابن قیمؒ کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔

فتویٰ نویسی: ۱۹۸۵ء ہی سے اپنے اساتذہ کی ماتحتی وزیر نگرانی جامعہ عربیہ ہتھورا میں تدریس کے ساتھ فتویٰ نویسی کا بھی مشغلہ رہا جو ۱۹۹۹ء تک جاری رہا، اس مدت میں سیکڑوں استفتاء کے جوابات اور فقہی مقالے لکھے۔

اہم اساتذہ ومشائخ: حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ، محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ، حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ حضرت مفتی مظفر حسین صاحب (سابق ناظم مظاہر علوم سہارنپور) قاری امیر حسن صاحبؒ، (خلیفہ شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ) مولانا سید محمد رابع حسنی صاحب مدظلہٗ، مولانا محمد عارف صاحب سنبھلیؒ۔

نکاح: ۱۹۸۵ء ۲۸/ اکتوبر کو ضلع رائے بریلی میں نکاح ہوا۔

تدریس: ۱۹۸۵ء میں جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ میں شعبۂ حفظ میں تقرر ہوا اور ایک سال درجہ حفظ میں خدمت انجام دی۔
۱۹۸۶ء میں شعبۂ عالمیت میں منتقل ہوئے اور ابتدائی کتابوں سے لے کر موقوف علیہ تک کی کتابیں زیر درس رہیں۔
۲۰۰۰ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ کے مشورہ وایماء سے شعبۂ تدریس میں تقرر ہوا، جو سلسلہ الحمدللہ اب تک جاری ہے، فی الوقت کتب حدیث ترمذی ومسلم شریف وغیرہ زیر درس ہیں۔

سفر حج: ۱۹۹۸ء میں پہلا سفرِ حج کیا، اسی سال حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب اور حضرت قاری امیر حسن صاحب کا بھی سفر حج تھا، ان حضرات مشائخ سے خوب استفادہ کے مواقع ملے، ۲۰۱۲ء میں عمرہ اور کچھ وقفہ سے دوسرے سفر حج کی سعادت نصیب ہوئی، ان دونوں مبارک سفر میں وہاں کی علمی شخصیات اور حرم پاک میں (تفسیر وحدیث ودیگر علوم شرعیہ کے) قائم علمی حلقوں میں شرکت اور استفادہ کے مواقع نصیب ہوئے، وہاں کے طریقۂ تعلیم، نصابِ تعلیم کو بغور قریب سے دیکھنے اور جائزہ لینے کا موقع ملا، وہاں کی علمی مجالس میں شرکت ہوئی اور بعض مسائل میں علمی مذاکرہ اور تبادلہ خیال ہوا۔

دعوت وتبلیغ: دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی زمانۂ طالب علمی سے دعوتی وتبلیغی اور اصلاحی مختلف تنظیموں وتحریکوں سے دلچسپی اور حسب گنجائش وابستگی رہی، خصوصاً تبلیغی جماعت سے، حالات کی تحقیق کے لئے مختلف باطل فرقوں اور تنظیموں کو بھی قریب سے دیکھنے اور جائزہ لینے کی کوششیں کیں، اسی وقت اپنے طور پر لب سڑک جھوپڑیوں میں آباد غریب مسلمانوں کو اپنی دعوت وتبلیغ کا میدان بنایا، مختلف اوقات خصوصاً جمعرات کو بعد نماز مغرب یہ کام ہوتا، الحمدللہ اس کے اچھے اور نمایاں اثرات ظاہر ہوئے، باندہ ہتھورا کے قیام کے زمانہ میں مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ کے مشورہ کے بعد جمعہ کے دن شہر باندہ کے تبلیغی مرکز اور مسجد میں دعوت وتبلیغ کا سلسلہ قائم رہا۔
لکھنؤ کے قیام کے زمانہ میں دوبگا (منڈی، بازار) میں ہفتہ واری درس قرآن واصلاحی بیان کا سلسلہ قائم رہا، اس کے بعد حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ کے مشورہ وحکم سے علاقہ واطراف کی مختلف مساجد میں جمعہ کے دن دعوتی واصلاحی پروگرام کا سلسلہ قائم کیا، اور ہر جمعہ کو تقریباً چار اور کبھی پانچ مساجد میں اصلاحی بیانات کا سلسلہ قائم ہوا جو اب تک جاری ہے۔

تصنیف وتالیف: تصنیف وتالیف اور مضمون نگاری کا ذوق بچپن سے رہا، زمانۂ طالب علمی میں اس کی ابتداء اور مشق حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ اور مولانا محمد عارف صاحب سنبھلیؒ سے کی، انہیں کی نگرانی میں چند مضامین لکھے۔

پہلی تصنیف: ۱۹۸۳ء میں 'ارکان الدین' نامی پہلی کتاب جو تقریباً ۱۳۰ صفحات پر مشتمل ہے، تصنیف کی جو غیر مطبوعہ ہے۔

تصنیفی کام کا میدان: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے علوم ومعارف اور ان کی اصلاحی ودعوتی اور تجدیدی کاوشیں جو ان کی تصنیفات وتالیفات، فتاویٰ، ملفوظات ومواعظ میں منتشر ہیں، ان کی فن اور موضوع وار جدید اسلوب کے مطابق ترتیب وتجدید اور تبلیغ، اس سلسلہ کی سب سے پہلی شائع ہونے والی کتاب ''العلم والعلماء'' ہے اس کے علاوہ

سو سے زائد کتابیں مرتب ہو چکی ہیں، اکثر مطبوعہ ہیں، مزید سلسلہ جاری ہے، ان کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

تصنیف وتالیف کا دوسرا میدان مولانا صدیق احمد صاحب باندویؒ کے علمی واصلاحی افادات کی جمع وترتیب ہے جس میں درس قرآن، ودرس بخاری اور اصلاحی ملفوظات وارشادات بھی شامل ہیں۔

مجموعی تصانیف کی تعداد ۱۵۰ تک پہنچ چکی ہے ان کی مختصر فہرست اور اکابر کے تاثرات آگے آ رہے ہیں۔

آگے کے پروگرام: مذکورۃ الصدر (حضرت تھانویؒ اور مولانا صدیق احمد صاحب باندویؒ کے) جو سلسلے جاری ہیں ان میں ابھی کافی کام باقی ہے، ان کی تکمیل، اس کے علاوہ امت کے مختلف طبقات (تجار حکام، معالجین، مبلغین وغیرہ) میں سے ہر طبقہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کی ہدایات کو اس طبقہ تک قرآن وحدیث کی روشنی میں پہنچانا، نیز دین کے تمام شعبوں (تبلیغ تعلیم، خانقاہ وغیرہ) کو زندہ کرنا اور جس شعبہ میں منکرات ومفاسد شامل ہو گئے ہیں ان کی اصلاح کی کوشش کرنا مختلف رسومات وبدعات منکرات اور باطل افکار ونظریات کی تردید کرنا اور ضرورت کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں علمی وفقہی اور اصلاحی رسائل تصنیف کرنا۔

احقر نے اپنے بزرگ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ اور مولانا صدیق احمد صاحب باندویؒ سے ان خیالات وعزائم کا اظہار کرنے کے بعد اپنی نااہلی وکم علمی کی شکایت کی تو حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ نے فرمایا: ”کام کے لئے جتنی صلاحیت کی ضرورت ہے آپ کے اندر اتنی صلاحیت ہے، آپ کام شروع کیجئے“ اور حضرت مولانا صدیق احمد صاحب باندویؒ نے نہایت مسرت اور نیک دعاؤں کے ساتھ اللہ کا شکر ادا کرنے کی ہدایت فرمائی۔

”اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ“

والحمدلله رب العالمين وصلى الله تعالىٰ على خير خلقهٖ محمدوعلىٰ اٰلهٖ واصحابهٖ اجمعين

محمد زید مظاہری ندوی

استاد حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

یکم محرم ۱۴۳۵ھ

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے علوم ومعارف کی اہمیت

از قلم

علامہ سید سلیمان ندویؒ

اور

افادات اشرفیہ کا مختصر تعارف

اکابر علماء کے قلم سے

﴿جامع﴾

محمد زید مظاہری ندوی

استاد حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر

ادارہ افادات اشرفیہ دوبگّا، ہردوئی روڈ، لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت تھانویؒ کے علوم کی اہمیت

از علامہ سید سلیمان ندویؒ

علامہ سید سلیمان ندویؒ اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں:

ہر زمانہ کے مفاسد کے لحاظ سے دین کے مجددین کا ہر عصر میں ظہور ہوتا رہا ہے اور انہوں نے خداداد قوتِ عمل اور ربانی محبوبیت اور انسانی مقبولیت پاکر زمانہ کی مشکلوں کا پورا مقابلہ کرکے اصل دین کے چہرہ سے زمانہ کے گرد وغبار کو صاف کیا ہے اور پھر دین کی حقیقت کو بے غبار کرکے اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

ہر صدی میں ایسے مجدد کے ظہور کی حدیث حسب ذیل ہے:

عن ابی هريرة في ماأعلم عن رسول الله ﷺ ان الله يبعث فی أمتی علی رأس كل مائة من يجددلها دينها.

(ابوداؤد، کتاب الملاحم)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے علمی ودینی فیوض وبرکات اس قدر مختلف الانواع ہیں کہ ان سب کا احاطہ ایک مختصر سے مضمون میں نہیں ہوسکتا اور یہی ان کی جامعیت ہے جو ان کے اوصاف ومحامد میں سب سے اول نظر آتی ہے، وہ قرآن پاک کے مترجم ہیں، مجوِّد ہیں، مفسر ہیں، اس کے علوم وحکم کے شارح ہیں، اس کے شکوک وشبہات کے جواب دینے والے ہیں، وہ محدث ہیں، احادیث کے اسرار ونکات کے ظاہر کرنے والے ہیں، وہ فقیہ ہیں، ہزاروں فقہی مسائل کے جوابات لکھے ہیں، نئے سوالوں کو حل کیا ہے، نئی چیزوں کے متعلق انتہائی احتیاطوں کے ساتھ فتوے دیئے ہیں، وہ خطیب تھے، خطب ماثورہ کو یکجا کیا ہے، وہ واعظ تھے، ان کے سیکڑوں وعظ چھپ کر عام ہوچکے ہیں، وہ صوفی تھے، تصوف کے اسرار وغوامض کو فاش کیا ہے، شریعت وطریقت کی ایک مدت کی جنگ کا خاتمہ کرکے دونوں کو ایک دوسرے سے ہم آغوش کیا ہے، ان کی مجلسوں میں علم ومعرفت اور دین وحکمت کے موتی بکھیرے جاتے تھے، اور یہ موتی جن گنجینوں میں محفوظ ہیں، وہ ملفوظات ہیں، جن کی تعداد بیسیوں تک پہنچ چکی ہے، وہ مرشد کامل تھے، ہزاروں مسترشد ومستفید ان کے سامنے اپنے احوال وواردات پیش کرتے تھے اور وہ ان کے تسکین بخش جوابات دیتے تھے، اور ہدایات بتاتے تھے، جن کا مجموعہ ''تربیۃ السالک'' ہے انہوں نے بزرگوں کے احوال وکمالات کو یکجا کیا ہے اور اس ذخیرہ سے سب کو آشنا کیا، ان کی متعدد کتابیں اس مضمون پر ہیں انہوں نے حضرات چشت کے احوال واقوال میں سے بظاہر اعتراض کے قابل باتوں کی حقیقت ظاہر کی، اور اس کی تاویلات کیں، ان کی کتابوں کے خلاصے، اقتباسات اور تسہیلات ان سے الگ ہیں، جن کی ترتیب ان کے مسترشدین نے کی ہے، وہ مصلح امت تھے، امت کے سیکڑوں معائب کی اصلاح کی، رسوم وبدعات کی تردید، اصلاح رسوم اور انقلاب حال پر متعدد تصانیف کیں، وہ حکیمِ امت تھے، مسلمانوں کے علاج اور نشأۃ واحیاء پر حیوۃ المسلمین وغیرہ رسائل تالیف فرمائے، غرض ان کی زندگی میں مسلمانوں کی شاید کوئی ایسی مذہبی ضرورت ہوگی جس کا مداوا اس حکیم الامۃؒ نے اپنی زبان اور قلم سے نہیں فرمایا، اور جس کی وسعت کا اندازہ تحقیق اور مطالعہ کے بعد ہی نظر میں آسکتا ہے۔

ان کی تصنیفات ہندوستان کے پورے طول وعرض میں پھیلیں اور ہزاروں مسلمانوں کی صلاح وفلاح کا باعث ہوئیں، اردو اور عربی

کے علاوہ، مسلمانوں نے اپنے ذوق سے ان کی متعدد تصانیف کا ترجمہ غیر زبانوں میں بھی کیا، چنانچہ ان کی متعدد کتابوں کے ترجمے انگریزی، بنگالی، گجراتی اور سندھی میں شائع ہوئے۔‘‘

حضرت تھانویؒ کی تجدیدی اصلاحات کی شان

حضرت سید صاحب ؒ تحریر فرماتے ہیں:

’’حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی اصلاحات کی خاص شان یہ ہے کہ وہ ہمہ گیر ہیں، اصلاحِ امت کی کوشش میں علمی و عملی زندگی کے ہر گوشہ پر ان کی نظر تھی، بچوں سے لے کر بوڑھوں تک، عورتوں سے لے کر مردوں تک، جاہلوں سے لے کر عالموں تک، فاسقوں سے لے کر صوفیوں درویشوں اور زاہدوں تک، غریبوں سے لے کر امیروں تک، دولت مندوں تک، خریداروں سے لے کر تاجروں تک، طالب علموں سے لے کر استادوں اور مدرسوں تک، غرض ہر صنف امت اور ہر جماعت کے کاموں تک ان کی نظر دوڑی، پیدائش، شادی بیاہ غمی اور دوسری تقریبوں اور اجتماعوں تک کے احوال پر ان کی نگاہ پڑی اور شریعت کے معیار پر جانچ کر ہر ایک کا کھرا کھوٹا الگ کیا اور رسوم و بدعات اور مفاسد کے ہر روڑے اور پتھر کو صراطِ مستقیم سے ہٹا دیا، تبلیغ تعلیم، سیاست، معاشرت، معاملات، اخلاق، عبادات اور عقائد میں دین خالص کی نظر میں جہاں کوتاہی نظر آئی، اس کی اصلاح کی، فقہ کے نئے نئے مسائل اور مسلمانوں کی زندگی کی نئی نئی ضرورتوں کے متعلق بھی اپنے جانتے پورا سامان مہیا کر دیا اور خصوصیت کے ساتھ اس فن احسان و سلوک کی، جس کا مشہور نام تصوف ہے، تجدید کی۔ (مقدمہ تجدید دین کامل ص ۲۹)

اس تعلیم و تربیت، تصنیف و تالیف، مواعظ و ملفوظات کی بدولت عقائد حقہ کی تبلیغ ہوئی، مسائل صحیحہ کی اشاعت ہوئی، دینی تعلیم کا بندوبست ہوا، رسوم و بدعات کا قلع قمع ہوا، سنن نبوی کا احیاء ہوا، غافل چونکے، سوتے جاگے، بھولوں کا یاد آئی، بے تعلقوں کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سینے گرمائے، اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے روشناس ہوئے، اور وہ فن جو جوہر سے خالی ہو چکا تھا پھر شبلیؒ، جنیدؒ، اور بسطامیؒ و جیلانیؒ اور سہروردیؒ و سرہندیؒ بزرگوں کے خزانوں سے معمور ہو گیا، رحمھم اللہ تعالیٰ، یہ وہ شان تجدید تھی جو اس صدی میں مجدد وقت (حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ) کے لئے اللہ تعالیٰ نے مخصوص فرمائی‘‘۔

ایں سعادت بزور بازو نیست ☆ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(بصائر حکیم الامت ص ۲۵)

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے مواعظ و ملفوظات کی اہمیت

علامہ سید سلیمان ندویؒ تحریر فرماتے ہیں:

اس سلسلہ میں حضرتؒ کی سب سے اہم چیز مواعظ ہیں، واعظ بحمد للہ زمانہ خیر کے بعد اسلام کی دس بارہ صدیوں میں بے شمار گزرے ہوں گے، مگر شاید واعظین میں ابن نباتہ اور ائمہ سلوک میں حضرت شیخ الشیوخ عبد القادر جیلانیؒ کے مواعظ کے سوا کوئی دوسرا مستند اور مفید مجموعہ موجود نہیں، لیکن یہ ان بزرگوں کے صرف چند مواعظ پر مشتمل ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس اخیر دور میں امت اسلامیہ کی اصلاح کے لئے بہت بڑا فضل یہ فرمایا کہ حضرت کے مستفیدین کے دل میں یہ ڈالا کہ وہ حضرت کے مواعظ کو جو شہر بشہر ہوئے ہیں، عین وعظ کے وقت لفظ بہ لفظ قید تحریر میں لائیں اور حضرت کی نظر سے گذار کر ان کو دوسرے مسلمانوں کے عام فائدہ کی غرض سے شائع کریں، چنانچہ اس اہتمام اور احتیاط کے ساتھ تقریباً چار سو

مواعظ جو احکام اسلامی، رد بدعات، نصائح دلپذیر اور مسلمانوں کی مفید تدابیر وتجاویز پر مشتمل ہیں، اور جن میں حقائق کے ساتھ ساتھ دلچسپیوں کی بھی کمی نہیں، مرتب ہوئے اور اکثر شائع ہوئے اور مسلمانوں نے ان سے فائدے اٹھائے۔

سلسلہ اصلاح وتربیت میں حضرت کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ عموماً واعظین صرف عقائد وعبادات پر گفتگو فرماتے ہیں، حضرت ان چیزوں کی اہمیت کے ساتھ مسلمانوں کے اخلاق ومعاملات اور عملی زندگی کے کاروبار کی اصلاح پر زور دیتے ہیں، بلکہ اپنی تربیت وسلوک کی تعلیم میں بھی ان پر برابر کی نظر رکھتے تھے، حالانکہ عام مشائخ نے اس اہم سبق کو صدیوں سے بھلا دیا تھا۔

ایک دوسرا اہم سلسلہ ملفوظات کا ہے، بزرگوں کے ملفوظات مرتب کرنے کی رسم قدیم زمانہ سے قائم ہے، یہاں تک کہ چشتیہ حضرات میں حضرت سلطان خواجہ معین الدین اجمیریؒ، حضرت قطب الدین بختیاری کعکی اور حضرت سلطان الاولیاء نظام الدین دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ کے ملفوظات بھی موجود ہیں، لیکن افسوس ہے کہ اہل شوق اس کام کو پورے استیعاب سے نہ کر سکے، کیونکہ ان اکابر کے جو ملفوظات قلم بند ہو سکے، وہ چند سال بلکہ چند ماہ سے زیادہ کے نہیں ہیں اور نہ ان کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ لکھنے والوں نے ان کو ان بزرگوں کی نظر کیمیا اثر سے گزارنا بھی تھا، تاہم چونکہ لکھنے والے خود اہل کمال واہل احتیاط تھے، اس لئے ان کی صحت میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا اور وہ اس اختصار پر بھی ہمارے لئے بڑی خیر وبرکت کی چیزیں ہیں۔

حضرت حکیم الامت کے ملفوظات کا سلسلہ تقریباً ساٹھ مجلدات اور رسائل میں مدون ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک ان کی نظر سے گذرا کر چھاپا گیا ہے، اور جن میں سے اکثر حسن العزیز وغیرہ ناموں سے چھپ کر شائع ہو چکے ہیں، ان ملفوظات میں بزرگوں کے قصے، سنجیدہ لطیفے، قرآن وحدیث کی تشریحات، مسائل فقہیہ کے بیانات، سلوک کے نکتے، اکابر کے حالات، طالبوں کی ہدایات وتنبیہات، آداب واخلاق کے نکات، اصلاحِ نفس وتزکیہ کے مجربات وغیرہ اس خوبی ودلچسپی سے درج ہیں کہ اہل شوق کے دل اور دماغ دونوں اس آبِ زُلال سے سیراب ہوتے ہیں۔ (حکیم الامت کے آثار علمیہ، معارف اعظم گڑھ ج ۵۳ شمارہ ۲ رفروری ۱۹۴۴ء)

نیز ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

اگر کسی زندہ کی صحبت حاصل نہ ہو سکے تو حضرت تھانویؒ کے مواعظ وملفوظات دیکھا کریں، اور بری صحبت سے پرہیز کریں انشاء اللہ صحبت کے فوائد حاصل ہوں گے۔

اگر آپ حضرت تھانویؒ کے مواعظ پڑھا کریں تو اس سے سب مرحلے طے ہوں گے، اگر آپ دین کا صحیح فہم حاصل کرنا چاہیں تو حضرت مولانا تھانویؒ کے ملفوظات مطالعہ فرمائیں۔ (سلوک سلیمانی ۱/ ۴۴۷)

حضرت تھانویؒ کی علامہ سید سلیمان ندویؒ کو وصیت

علامہ سید سلیمان ندوی اپنے آخری سفر تھانہ بھون کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت مولانا تھانویؒ کی خدمت میں ۱۱رجولائی کو رخصت ہو کر بھوپال روانہ ہوا، چلتے وقت ارشاد ہوا جاؤ خدا کے سپرد کیا، ۔۔۔۔۔اور ارشاد ہوا کہ میری کتابوں کے اقتباسات رسالوں اور کتابوں کی صورت میں شائع کرو، یہ گویا میری آئندہ تکمیل کی راہ بتائی گئی“۔

(مکاتیب سید سلیمان ص ۱۴۶)

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی وفات پر علامہ سید سلیمان ندویؒ نے ”موت العالِم موت اعالَم“ کے عنوان سے جو مضمون تحریر فرمایا

اس میں تحریر فرماتے ہیں:

جب خانقاہ پہنچا تو بعد نماز حضرت والا کی طرف سے حضرت کی آخری تصنیف (مقالات ومضامین کا منتخب مجموعہ) ''بوادر النوادر'' کا ایک نسخہ مولانا جمیل احمد صاحب نے ہدیہ لا کر عنایت فرمایا اور یہ ارشاد سامی پہنچایا کہ:

''میرے مضامین سے اقتباسات جمع کر کے شائع کرو''۔

اس حکم کو اپنی ہدایت ورہنمائی کا نسخہ سمجھ کر اپنی سعادت کا اظہار کیا، دوسرے دن حاضری کے بعد موقع پر حضرت نے اپنی زبان مبارک سے خود یہ ارشاد فرمانا چاہا.....موقع پا کر میں نے تفصیل چاہی تو ارشاد ہوا کہ (صرف اس کتاب سے) نہیں، عام کتابوں میں جو مضمون مفید نظر آئیں ان کو یکجا کر لیا کرو۔(یاد رفتگاں ص ۲۵۹)

حضرت عارف باللہ جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آخری ملاقات میں علامہ سید سلیمان ندویؒ سے ارشاد فرمایا تھا:

''میری تصانیف سے انتخابات شائع کرتے رہنا''۔

اتنے بڑے علامہ سے یہ فرمائش بڑی معنیٰ خیز ہے۔(مآثر حکیم الامت ص ۱۶۵)

نیز تحریر فرماتے ہیں:

حضرت تھانویؒ کی یہ خواہش اور فرمائش خصوصاً آخر لحاتِ زندگی میں پھر سید صاحب ایسے علامہ سے اپنی جگہ بہت اہم اور معنی خیز ہے، اس کے بعد حضرت سید صاحب کو اپنے مسلسل تغیرات اور وقتی تفکرات زندگی اور خرابی صحت کے باعث اس سعادت کے حاصل کرنے کا موقع ہی نہ ملا۔(بصائر حکیم الامت ص ۲۲)

حضرت اقدس (تھانویؒ) کی زندگی ہی میں چند بزرگوں نے حضرتؒ کی تصانیف کے اقتباسات وانتخابات مناسب ترتیب وتبویب کے ساتھ جمع کر کے شائع کئے ہیں جو اپنی نوعیت میں بہت ہی کار آمد ہیں، اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو پسند بھی فرمایا اور خود بھی اپنے مجددانہ انداز کے الہامی مضامین کا انتخاب مرتب کر کے شائع کیا ہے، اس مجموعہ کا نام ''بوادر النوادر'' ہے۔(مآثر حکیم الامت ص ۱۶۵)

علامہ سید سلیمان ندویؒ کا ایک احساس

علامہ سید سلیمان ندویؒ تحریر فرماتے ہیں:

''بڑی ضرورت تھی کہ اس اصلاح وتجدید کے خاکے کو جس کو ایک مصلحِ وقت اپنی تصنیفات ورسائل میں سپرد کر گیا ہے اور جن پر زبان کی کہنگی اور طریق ادا کی قدامت کا پردہ پڑا ہے، ان کو موجودہ زمانہ کے مذاق اور تقریر وتحریر کے نئے انداز کی روشنی میں اجاگر کیا جائے''۔

(مقدمہ تجدید کامل ص ۳۳)

افادات اشرفیہ کا مختصر تعارف

از: مفتی اقبال احمد قاسمی

سطور ذیل میں برادر معظم مفتی محمد زید صاحب مظاہری ندوی کی جمع وتالیف کردہ کتابوں کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے ،جو دراصل حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض صحبت اور ہمہ جہت رہنمائی کی برکت اور مخلصانہ دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ اللہ پاک نے موصوف مفتی صاحب سے ایک قلیل عرصہ میں درجنوں کتابوں کی ترتیب واشاعت کا کام لے لیا،موصوف کے سبھی کاموں میں حضرت علیہ الرحمہ کی سرپرستی ورہنمائی شامل حال رہی۔

موصوف کی کتابوں میں ایک سلسلہ تو حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نور اللہ مرقدہ کے علوم وافادات کے موضوع وار انتخاب وترتیب کا ہے اور دوسرا سلسلہ حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندویؒ کے افادات وارشادات کی جمع وترتیب کا ہے،اور دونوں سلسلوں کی کتابیں منظر عام پر برابر آرہی ہیں اور کتابوں کی اشاعت سے قبل وقت کے اہل علم بزرگوں کی نظر سے یہ کتب گزر چکی ہوتی ہیں،متعدد اہل علم اور بزرگان دین کے تفصیلی تاثرات وتقاریظ کتابوں کے ابتدائی اوراق میں ثبت ہیں۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی کتابوں پر جو کام ہے اس کی نوعیت یہ ہے کہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی تصنیفات،ملفوظات، مواعظ مکتوبات وارشادات میں مختلف موضوع اور فن کے شہ پارے جو بکھرے ہوئے ہیں ان کو یکجا کرکے پھران میں ترتیب قائم کرنے اور عنوانات کے اضافہ کا اس طرح سلیقہ سے انتخاب کیا ہے کہ وہ اپنے موضوع کے لئے مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے،درحقیقت یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس کے لئے مستقل اکیڈمی اور ایک جماعت کی ضرورت تھی،اسی اہمیت کی بناء پر بزرگان دین نے بلند کلمات میں اس کی ستائش کی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

موصوف کی کتابوں کا دوسرا سلسلہ عارف باللہ مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی علیہ الرحمہ کے افادات کا ہے،موصوف کو حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تقریباً بیس سال رہنے اور ان کی صحبت صالح سے مستفید ہونے کی سعادت حاصل رہی،اس پوری مدت میں موصوف نے حضرت اقدس کا پورا درس قرآن، بخاری شریف جلد اول کا درس حدیث نیز مختلف مواعظ اور اصلاحی مجالس،ملفوظات ومکاتیب حضرتؒ کی زیر نگرانی جمع کئے ہیں،مکتوبات،ملفوظات ومواعظ اور درس قرآن کے متعدبہ حصہ پر حضرت اقدسؒ نظر ثانی فرما چکے تھے اور بحمد للہ تعالیٰ اب موصوف سلسلہ وار اس کی اشاعت کررہے ہیں،جس کے مختلف مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں مزید سلسلہ جاری ہے۔

اکابر کے تأثرات اور کتابوں کا مختصر تعارف آپ آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

مذکورہ دو مفید اہم سلسلوں کے علاوہ موصوف نے دیگر متفرق علمی واصلاحی میدانوں میں بھی کام کیا ہے خصوصاً دور حاضر کے نئے فقہی مباحث پر بھی موصوف نے قلم اٹھایا ہے اور مفید رسائل اور مقالات کے مجموعے اہل علم سے داد تحسین حاصل کرچکے ہیں،اس کے علاوہ فن حدیث پر محدث کبیر مولانا محمد یونس صاحب جونپوری شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے علمی مکاتیب کے جمع وترتیب (نوادر الحدیث ،نوادر الفقہ) کا عظیم الشان کارنامہ بھی علمی دنیا میں ایک خوشگوار اضافہ ہے۔

(اقبال احمد قاسمی: معتمد تعلیمات مدرسہ مظہر العلوم، بیکن گنج، کانپور)

اکابر علماء کے تاثرات

اس جامعیت کے ساتھ اب تک کام نہیں ہوا تھا

تاثرات حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم

حکیم الامت حضرت مولانا مقتدانا الشاہ اشرف علی تھانویؒ کے بارے میں بزمانہ طالب علمی اکابر امت نے اس کا اندازہ لگالیا تھا کہ آگے چل کر مسند ارشاد پر متمکن ہوکر مرجع خلائق ہوں گے اور ہر عام وخاص ان کے فیوض وبرکات سے متمتع ہوں گے، چنانچہ حضرت اقدس کے کارہائے نمایاں نے اساطین امت کے اس خیال کی تصدیق کی، کہنے والے نے سچ کہا ہے:

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

خداوندقدوس نے حضرت والا کو تجدید اور احیاء سنت کے جس اعلیٰ مقام پر فائز فرمایا تھا اس کی اس دور میں نظیر نہیں، آج بھی مخلوق حضرت کی تصنیفات وارشادات عالیہ اور مواعظ حسنہ سے فیضیاب ہورہی ہے۔

حضرت کے علوم ومعارف کے سلسلہ میں مختلف عنوان سے ہندوپاک میں کام ہورہا ہے، لیکن بجاطور پر کہا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک نے محض اپنے فضل سے عزیزی مولوی مفتی محمد زید سلمہ، مدرس جامعہ عربیہ ہتورا کو جس نرالے انداز سے کام کی توفیق عطا فرمائی اس جامعیت کے ساتھ ابھی تک کام نہیں ہوا تھا، اس سلسلہ کی (سات) درجن سے زائد ان کی تصانیف ہیں، بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ اس کو قبولیت تامہ عطا فرمائے اور مزید توفیق نصیب فرمائے۔

احقر صدیق احمد غفرلہٗ

خادم جامعہ عربیہ باندہ (یوپی)

حضرت تھانویؒ کے علوم ومعارف کا دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا)

تاثرات مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

فاضل عزیز مولوی محمد زید مظاہری ندوی مدرس جامعہ عربیہ ہتورا (بارک اللہ فی حیاته وفی افادته) نے جو حضرت حکیم الامت کے افادات وارشادات اور تحقیقات ونظریات کو مختلف عنوانوں اور موضوعات کے ماتحت اس طرح جمع کررہے ہیں کہ حضرت کے علوم وافادات کا ایک دائرہ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) تیار ہوتا جارہا ہے------

ان خصوصیات اور افادیت کی ابناپر عزیز گرامی قدر مولوی محمد زید مظاہری ندوی نہ صرف تھانوی اور دیوبندی حلقہ کی طرف سے بلکہ تمام سلیم الطبع اور صحیح الفکر حق شناسوں اور قدردانوں کی طرف سے بھی شکریہ اور دعاء کے مستحق ہیں۔

اور اسی کے ساتھ اور اس سے کچھ زیادہ ہی داعی الی اللہ اور عالم ربانی مولانا قاری سید صدیق احمد باندوی سرپرست جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

(یوپی) اس سے زیادہ شکریہ اور دعاء کے مستحق ہیں جن کی سرپرستی اور نگرانی ہمت افزائی اور قدردانی کے سایہ میں ایسے مفید اور قابل قدر کام اوران کے زیر اہتمام دانش گاہ اور تربیت میں انجام پارہے ہیں۔ اطال اللہ بقائہ وعمم نفعہ جزاہ اللہ خیرا ۔

ابوالحسن علی ندوی

دائرہ شاہ علم اللہ حسنی رائے بریلی ۱۷؍ ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ

مبارک سلسلہ اور سلیقے کا کام، ان کتابوں کو ضرور پڑھنا چاہیئے

تاثرات حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مولانا مفتی محمد زید صاحب مظاہری ندوی کو اللہ تعالیٰ نے بزرگوں سے تعلق اور ان کے ملفوظات وہدایات کو ان کی افادیت کے پیش نظر مرتب کرنے اور جمع کرنے سے خصوصی دلچسپی عطاء فرمائی ہے، چنانچہ انہوں نے بزرگوں کے افادات کو مختلف رسالوں اور کتابوں کی صورت میں جمع کیا ہے اور یہ کام اس سلیقہ سے کیا ہے کہ اس میں تحقیقی وعلمی انداز بھی پایا جاتا ہے اور دینی وتربیتی مقصد بھی پورا ہوتا ہے۔

ہم کو مسرت ہے کہ مولانا مفتی محمد زید صاحب جنہوں نے حضرت تھانویؒ کے ملفوظات اور اصلاح وارشاد کے سلسلے میں مختلف نوعیّتوں کی وضاحت پر مشتمل مضامین کو علیحدہ علیحدہ شائع کرنے کا ایک مبارک سلسلہ میں شروع کیا ہے۔

مولانا زید صاحب نے دینی افادات کا، اصلاح دین کا حامل بہت مفید لٹریچر جمع کر دیا ہے، اصلاح باطن ودرستگی احوال کے لئے یہ انتخاب اور لٹریچر انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

مفتی محمد زید صاحب کے یہ علمی کوششیں قابل ستائش ہیں جو ایک طرف تو ایک اچھا علمی کام ہے اور دوسری طرف اس کی دینی واخلاقی افادیت ہے۔

(مکتوب گرامی)......آپ کی مرسلہ تصانیف پہنچیں، آپ نے مفید سلسلہ تیار کیا ہے، علمی زندگی گذارنے والے حضرت خواہ وہ منتہی یا متوسط طالب علوم دین ہوں، خواہ ان کے عام مدرسین، سب کے لئے فقہ، افتاء وآداب متعلم ومعلم کے موضوعات پر یہ تین کتابیں جو مجھ کو آپ سے موصول ہوئیں، یہ تینوں کتابیں میرے نزدیک بہت مفید ہیں، مدارس میں درس وتدریس یا فقہ وافتاء کا کام کرنے والوں کو ضرور پڑھنا چاہئے ان سے ایک طالب علم اور ایک معلّم کے جو اخلاق وسیرت وکردار ہونا چاہئے اور اس میں اپنے مقصد کے لئے جو اخلاق واحتیاط ہونا چاہئے اور اس دینی وتربیتی کام کے لئے جو ہمت وحوصلہ وتقویٰ ہونا چاہئے اس کی بڑی خوبی کے ساتھ رہنمائی کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس کا نفع عام فرمائے۔

دعاء گو محمد رابع ندوی ۲/۸/۱۴۱۲ھ

جدت وقدامت کا سنگم

تاثرات مولانا سید سلمان حسینی ندوی، استاذ حدیث، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مولانا محمد زید مظاہری ندوی کی جدت وقدامت نے انہیں دو آتشہ بنا دیا ہے، یعنی طرز قدیم کے بزگوں کے ایک ایک ملفوظ کی

تحقیق وترتیب جدید میں مصروف ہیں،اور جدید وسائل کتابت وطباعت سے کام لے کراپنی تصنیفی خدمات کوانھوں نے تحقیقی مقام تک بھی پہونچا دیاہے،اور دیدہ زیب بھی بنادیا ہے۔

مولانا مفتی محمدزید مظاہری ندوی کا تعارف ہی اہل علم میں حضرت تھانویؒ کی نسبت سے ہے،اس میں شک نہیں کہ تھانویؒ علوم معارف کی نسبت سے وہ کسی ''متخصص''اور''ڈاکٹر'' سے کم نہیں،یقیناً تھانویؒ علوم کی ترتیب وتحقیق پرانہیں پی،ایچ،ڈی کی ڈگری ملنی چاہئے۔

''علمی وتحقیقی کام''

تاثرات حضرت مولانابرہان الدین صاحب سنبھلی دامت برکاتہم

واقعہ یہ ہے کہ آپ کی توجہ اس قدر مفید بلکہ نہایت اہم کام کی طرف مبذول ہوئی ہے کہ اس کے لئے خداوندی رہنمائی اور ذکاوت نافعہ کے بغیر آمادگی نہیں ہوسکتی تھی،یہ محض اللہ کا فضل ہے،ہوسکتا ہے کہ ناواقف کی نظر میں یہ کام اتنا اہم نہ ہوجتنا فی نفسہ ہے،لیکن حقیقۃً کسی بڑے تحقیقی وعلمی کام سے کم اہم نہیں،پھرعناوین لگا کرانہیں پیش کرنا ان کی افادیت کومضاعف کردیتا ہے،آپ کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جزاءخیر دے۔

''مشکل ترین کام،ترتیب نہیں تصنیف''

تاثرات حضرت مولانامحمد یونس صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مظاہرعلوم سہارنپور

تمہاری کتاب ''العلم والعلماء'' بہت پسند آئی،عصر کے بعد طلباء میں از اول تا آخیر سنی بہت مفید کتاب ہے،اور تمہاری جملہ کتابوں کو دیکھ بے حد خوشی ہوئی،یہ آسان کام نہیں ہے،ہزاروں صفحات کا مطالعہ کرنا،ان کا فن اور موضوع مقرر کرنا پھران کو ترتیب دینا بہت مشکل کام ہے،یہ کتابیں محض تمہاری ترتیب نہیں بلکہ تصنیف ہیں،تم کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکرادا کرو،اس عمر میں تم نے یہ کام کرلیا،اللہ نے تمہارے وقت میں برکت دی ہے جس قدر بھی اللہ کا شکر کرو کم ہے،آئندہ طباعت میں اگر یہ کام بھی ہوجائے کہ علمی مباحث میں عربی کتابوں کے حوالے بھی حواشی میں درج ہوجائیں تو اس کی افادیت اور بڑھ جائے۔

''مغز وجوہر''

تاثرات حضرت مولانامسیح اللہ صاحب جلال آبادیؒ خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ

ماشاءاللہ بہت خوب کام کیا ہے بے حد خوشی کی بات ہے اس زمانہ میں ضرورت ہے کہ حضرت (مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ؒ) کی تعلیمات وافادات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے،حضرتؒ کی تعلیمات شریعت کا مغز وجوہر ہیں،اللہ تعالیٰ اس کتاب کی

کتابت وطباعت واشاعت کے اسباب مہیا فرمائے، اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو استفادہ وافادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

''اہم اور نافع کام''

تاثرات محی السنہ حضرت مولانا الشاہ ابرار الحق صاحب مدظلہٗ العالی

اہم اور نافع کام کی توفیق آپ کو منجانب اللہ ملی، مسرت ہے، بارک اللہ وتقبل اللہ (ان کتابوں سے خود بھی) منتفع ہوا، طلبہ اور اہل علم کو بھی اس کے مضامین سنائے گئے، حضرت والا تھانویؒ کی ایک موضوع سے متعلق منتشر چیزیں یکجا ہوگئیں، اس سے بہت آسانی ہوگئی، دل سے دعا ہے، اگر کوئی بات دل میں آئے گی تو عرض کردوں گا۔ والسلام

''چشمۂ فیض''

تاثرات مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

تصانیف تو چونکہ موضوع وار ہوتی ہیں اس لئے ان سے مضامین تلاش کرنا آسان ہوتا ہے مگر مواعظ وملفوظات کی صورتِ حال دوسری ہوتی ہے، ان میں مضامین موتیوں کی طرح بکھرے ہوتے ہیں، اس لئے ان کو کسی لڑی میں پرونے کی شدید حاجت تھی تا کہ ان کو عقد الجید بنایا جاسکے، مجھے خوشی ہے کہ جناب مولانا زید صاحب زید مجدہم نے محنت شاقہ برداشت کرکے بکھرے ہوئے مضامین کو موضوع وار عناوین کے تحت جمع کردیا ہے، میں نے حضرت قدس سرہٗ کے افادات کا یہ مجموعہ بالاستعیاب مطالعہ کیا ہے اور خوب خوب استفادہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ خاص طور پر علماء وطلباء اور اہل مدارس کو اور تمام مسلمانوں کو اس چشمۂ فیض سے سیراب ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔

''مفید سلسلہ اور سلیقہ کا انتخاب''

تاثرات مولانا مفتی عبد الرحیم صاحبؒ لاجپوری

ماشاء اللہ آپ نے بہت مفید سلسلہ شروع کیا ہے اور بڑے سلیقہ سے انتخاب کیا ہے، اللہ آپ کی خدمت قبول فرمائے اور مفید عام وخواص بنائے، حضرت تھانویؒ کے علوم وملفوظات بڑے کارآمد ہیں، آپ کی محنت قابل قدر ہے، اللہ آپ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

''نعمت عظمیٰ''

تاثرات حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ پاکستان

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

مکرمی مفتی زید مظاہری ندوی استاذ مدرسہ جامعہ عربیہ ہتورا باندہ کی تصنیف ''العلم والعلماء'' دیکھ کر انتہائی مسرت ہوئی، اور حکیم الامت مجدد الملت شاہ اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کے علوم کا انتخاب واقتباسات موصوف نے نہایت احسن طریقہ سے جمع کرکے امت مسلمہ کے

لئے نعمت عظمیٰ پیش کیا ہے،حق تعالیٰ شانہٗ مفید العام والخاص فرما کر شرف حسن قبول عطا فرمائیں (آمین) اور موصوف کے مزید علمی انتخابات جو علوم تھانوی سے مستفاد ہو کر منصۂ شہود پر آئندہ آئیں،حق تعالیٰ شانہٗ ان کو بھی شرف قبولیت بخشیں۔(آمین)

حکیم محمد اختر: بمقیم حال جامعہ ہتورا باندہ ۲۷/ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ

”مقام مسرت“

تاثرات مؤرخ اسلام حضرت مولانا قاضی اطہر صاحب مبارک پوریؒ

واقعہ یہ ہے کہ حضرت تھانویؒ امت کے ہر طبقہ کے مسلم بزرگ ومقتداء ہیں،ضرورت ہے کہ لاکھوں صفحات میں بکھرے ہوئے جواہر پاروں کو علیحدہ علیحدہ عنوانات کے ماتحت ان کے ملفوظات ومواعظ اور تصانیف کو یکجا کر کے بہتر سے بہتر انداز میں عام کیا جائے تا کہ ان سے مزید استفادہ کی راہ پیدا ہو،حضرت تھانویؒ کے معتقدین ومتوسلین نے اس سلسلے میں کام کئے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔

مقام مسرت ہے کہ محترم ومکرم جناب مولانا صدیق صاحب باندویؒ کی نگرانی میں،مولانا مفتی محمد زید مظاہری ندوی بڑے سلیقہ سے ان جواہر پاروں کو الگ الگ عنوان سے یکجا کر رہے ہیں اور اس سلسلہ کی پہلی کتاب ”العلم والعلماء“ ہاتھ میں پہنچ رہی ہے جس کو مولانا زید موصوف نے حضرت تھانوی کے مواعظ وملفوظات اور تصانیف سے بڑی دیدہ دری سے جمع کیا ہے،اس کتاب سے اندازہ ہو رہا ہے کہ آئندہ اس سلسلہ کی جو کتابیں سامنے آئیں گی ان میں حضرت تھانویؒ کے علمی فیوض وبرکات کا انمول ذخیرہ ہوگا اور اس سلسلہ اشاعت سے بڑا فیض پہنچے گا انشاء اللہ۔

قاضی اطہر مبارکپوری۔

”لائق صد مبارک کام“

تاثرات حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب مفتی دار العلوم دیوبند

حضرت ملا نا عبد الباری مرحوم کے بعد اس دور میں اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد زید مظاہری زید مجدہٗ کو حضرت تھانوی کی تصانیف وتالیفات اور مواعظ وملفوظات کے مطالعہ کا خاص شغف عطا فرمایا ہے،اور ساتھ ہی ان کو سلیقہ کے ساتھ مرتب کرنے کا جذبہ صادق بھی،مولانا موصوف ہم سب کی طرف سے لائق صد مبارک باد ہیں کہ (اس ذخیرہ علمی تھانویؒ سے مختلف عنوانات پر کتابیں مرتب فرما کر امت کے سامنے لا رہے ہیں تا کہ پوری امت اس کو پڑھ علم وعمل میں رسوخ پیدا کرے اور اپنی عملی وعلمی کمزوریوں کو بآسانی دور کر سکے،میری دعاء ہے اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس گراں قدر خدمت کو قبول فرمائے،اور ان کے مراتب بلند کرے۔آمین یارب العالمین۔

”نئے انداز کا کام“

تاثرات مولانا مفتی عبید اللہ صاحب الاسعدی جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

حضرت کے ملفوظات ومواعظ پر مختلف انداز میں لوگوں نے کام کیا ہے اور ان کو شائع کیا ہے ہمارے عزیز دوست مولانا مفتی محمد زید

صاحب مظاہری ندوی نے ایک نئے انداز سے ان کو مرتب کرکے ان کی افادیت اور قیمت بہت بڑھادی ہے اور ایک باب سے متعلق ملفوظات کو یکجا کرکے گویا ہر علم وفن پر حضرت کی ایک ایک مستقل تالیف تیار کردی ہے۔

''استفادہ آسان کردیا''

تاثرات مولانا مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

جناب مولانا مفتی محمد زید صاحب (سابق استاذ جامعہ عربیہ ہتورا باندہ واستاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت نصیب فرمائی کہ انہوں نے حضرت تھانویؒ کے علوم وافکار کو موضوعاتی لحاظ سے مرتب کرکے اہل علم کے لئے حضرت کے علوم وافکار سے استفادہ کو آسان بنادیا، ان کا یہ کام برابر جاری ہے۔

''انتہائی سلیقہ کا کام''

تاثرات مولانا نجم الحسن صاحب ناظم خانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون، مظفرنگر

مرتب کتاب مولوی مفتی زید صاحب مظاہری کو حکیم الامت کی کتابوں سے خاص شغف اور حضرت کے علوم ومعارف کے اخذ کی بہترین صلاحیت اور عمدہ ملکہ حاصل ہے، ان کی محنت اور کوشش قابل مبارک باد اور لائق تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت کے مصنفات ومعارف کے مختلف متعدد انتخابات تیار کئے جن کی مدد سے مختلف موضوعات کی معلومات میں الجھے بغیر ایک عنوان کی مختلف معلومات ومضامین کا یکجا ملنا آسان ہوگیا ہے اور وہ مضامین جو بڑی کوششوں اور کاوشوں سے ہاتھ لگتے تھے انتہائی سلیقہ اور حسن تدبیر سے مرتب ومزین ہوگئے۔

''ایک بڑا کام جس کو عربی، انگریزی میں بھی ہونا چاہئے''

تاثرات قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ قاضی شریعت امارت شرعیہ بہار

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے تحقیقی افادات ان کی ہزاروں صفحات پر مشتمل تحریروں میں بکھرے ہوئے ہیں، ضرورت تھی کہ ان افادات کو موضوعات کے مطابق جمع کردیا جائے، اللہ تعالیٰ نے یہ قیمتی خدمت عزیز گرامی قدر مولانا محمد زید صاحب کے مقدر میں رکھی تھی، مجھے موصوف کی صلاحیتوں کا اندازہ فقہ اکیڈمی کے سیمیناروں میں ہوا، اور مجھے یہ توقع قائم ہوئی کہ موصوف کچھ بڑا کام انجام دیں گے، الحمدللہ کہ مولانا موصوف اس توقع پر پورے اترے، اور انہوں نے حضرت تھانویؒ کے افادات کے متعدد مجموعے مختلف موضوعات پر مرتب فرمائے، میں مولانا محمد زید صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ تحقیقی کام کرنے والے ادارے اس مجموعہ کا خلاصہ عربی، انگریزی میں بھی منتقل کریں گے جس سے اس کا فائدہ عام ہوگا۔ انشاء اللہ۔

''ایک بڑا احسان اور قابل شکر کام''

تاثرات حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی (حیدرآباد)

ہمارے دوستوں میں محبی فی اللہ محترم جناب مولانا محمد زید صاحب جو ماشاء اللہ ذہین فاضل ہیں بلند ذوق کے حامل ہیں، میکدہ تھانویؒ کے مشاق ہیں اوران سب سے بڑھ کر اللہ تعالٰی کی توفیق خاص سے بہرہ ور ہیں، اللہ نے ان کو حضرت تھانویؒ کے علوم پر کام کرنے کی توفیق بخشی ہے، انہوں نے حضرت تھانویؒ کے افادات کو مضمون وار مرتب کر کے میکشان بادۂ اشرفی پر ایسا احسان کیا ہے کہ اس کا شکریہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔

موصوف نے ہر ہر موضوع پر حضرت تھانویؒ کی ایسی مفسر آراء یکجا کر دی ہیں کہ حضرت تھانویؒ کے خوشہ چینوں کو بھی اس کی اطلاع نہ رہی ہوگئی، واقعہ ہے کہ مفتی محمد زید صاحب پوری علمی برادری کی طرف سے شکر وامتنان کے حقدار ہیں کہ انہوں نے بہت بڑے فرض کفایہ کو سرانجام دیا۔

’’سرفہرست قابل قدر خدمت‘‘

تبصرہ ماہنامہ البلاغ زیرادارت حضرت مولانا محمد تقی صاحب عثمانی مدظلہ

حضرت تھانویؒ کے وصال کے بعد سے حضرت تھانویؒ کی تصانیف مواعظ اور ملفوظات پر مسلسل کام ہورہا ہے، جو حضرات اس سلسلہ میں کام کر رہے ہیں ان میں علماء، فقہاء صوفیا، مفکرین، پروفیسر، مورخین حتی کہ ماہرین نفسیات تک شامل ہیں مگر ان میں آج کل محترم جناب مولانا مفتی محمد زید صاحب (مظاہری ندوی) یوپی انڈیا کا نام سرفہرست ہے، انہوں نے بڑی عرق ریزی اور وسیع مطالعہ کے بعد اہم علمی اور دینی موضوعات پر حضرت کے علوم کو حسن ترتیب کے ساتھ مرتب کرنے کی قابل قدر خدمت انجام دی ہے۔ (ابوحماد)

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی تصنیفات وتعلیمات کی اہمیت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلویؒ کی نظر میں

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ ارشاد فرماتے ہیں:

یہ مضمون آج کل پھیلایا جائے کہ حضرت تھانویؒ سے تعلق بڑھانے، حضرت کی برکات سے استفادہ کرنے اور ساتھ ہی حضرت کے ترقی درجات کی کوششوں میں حصہ لینے اور حضرت تھانویؒ کی روح کی مسرتوں کو بڑھانے کا سب سے اعلیٰ اور محکم ذریعہ یہ ہے کہ حضرت تھانویؒ کی تعلیماتِ حقہ اور ہدایات پر استقامت کی جائے اور ان کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کی جائے۔

حضرت مولانا تھانویؒ نے بہت بڑا کام کیا ہے، بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ ان کی تعلیم عام ہوجائے گی۔ (ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ مختصراً: ص ۵۸ و۶۹ ملفوظ نمبر ۵۶ و۵۷)

نیز تبلیغی کارکنوں کے لئے ایک مکتوب میں جو پندرہ ہدایتوں پر مشتمل ہے اس کی ہدایت نمبر ۸ و۹ میں تحریر فرماتے ہیں:

’’حضرت تھانویؒ کے لئے ایصال ثواب کا بہت اہتمام کیا جائے ہر طرح کی خیر سے ان کو ثواب پہنچایا جائے........حضرت تھانویؒ سے منتفع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی محبت ہو اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سے منتفع ہوا جائے، ان کی کتابوں کے مطالعہ سے علم آوے گا، اور ان کے آدمیوں سے عمل‘‘۔ (مکاتیب حضرت مولانا شاہ محمد الیاس صاحبؒ ص ۱۳۷ و۱۳۸ مطبوعہ دہلی)

افادات صدیق حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی نظر میں

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ تحریر فرماتے ہیں:

ہمارے اس عہد قرب وجوار اور علم وواقفیت کے دائرہ میں (بلا کسی تملق وتصنع کے لکھا جاتا ہے) مولانا سید صدیق احمد صاحب مظاہری بانی جامعہ عربیہ ہتورا (ضلع باندہ) کی ذات انہیں ربانی علماء اور مربی ومصلح شیوخ میں ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اخلاص وللّٰہیت، جذبہ اصلاح وتبلیغ فہم سلیم، حقیقت شناسی اور حقیقت بینی اور راہ خدا میں جفاکشی وبلند ہمتی کے اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اور اظہار حق اور صحیح مشورہ کی جرأت بھی عطا فرمائی ہے، آپ کی مجالس میں صحیح طریقہ کی رہنمائی، نفسانی اور قلبی بیماریوں اور کمزوریوں کی نشان دہی، معاشرہ میں پھیلے ہوئے عیوب، خلاف شرع اور خلاف سنت طریقوں اور رواجوں کی مذمت اور ان کے ازالہ کے عزم اور جدوجہد کی دعوت، بزرگان سلف اور عہد کے مستند اور جلیل القدر مشائخ ومصلحین کے اقوال وحکایات اور طریق عمل کا بیان اور ان کی شوق انگیزی اور ایمان خیز واقعات ومشاہدات ملتے ہیں، جن کو مولانا کی مجالس میں شرکت اور تعلیم وتربیت سے استفادہ کا موقع ملا ان کو ان مضامین وبیانات کی افادیت اور اثر انگیزی کا اندازہ ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ فاضل عزیز مولوی محمد زید صاحب نے ان افادات وملفوظات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے، یہ ایک قابل قدر اصلاحی وتربیتی ذخیرہ تھا جو ان کے مجالس کے ملفوظات ومکتوبات میں پھیلا ہوا تھا، اس کا اندیشہ تھا کہ یہ بیش قیمت ذخیرہ یا تو امتداد زمانہ کے نذر ہو جائے یا خطوط ومکاتیب کے صفحات میں محدود رہ جائے۔

مولانا محمد زید مظاہری ندوی صاحب قارئین معاصرین، مدارس کے فضلاء طلباء، طالبین حق اور اپنی اصلاح وتربیت کے خواہش مندوں کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک مجموعہ میں ان کو جمع کر دیا ہے، جس کا نام "علمی واصلاحی ملفوظات ومکتوبات" (مجالس صدیق) رکھا ہے، اس قابل قدر ذخیرہ میں تنوع بھی ہے اور وحدت بھی، وسعت بھی اور مقصد ونتیجہ کی ترکیز بھی، اس سے فضلاء وطلباء مدارس دینیہ، ملت کے مختلف طبقات کے افراد اور انفرادی واجتماعی اصلاح کا کام کرنے والے اور تزکیہ نفس کے خواہش مند فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے، جامع ملفوظات ومکتوبات کو جزائے خیر دے، اور قارئین کو اس سے پورے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے، واللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

ابوالحسن علی ندوی ۲۴ر صفر ۱۴۱۷ھ

مکتوب گرامی

محی السنہ حضرت مولانا الشاہ ابرار الحق صاحبؒ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

امابعد! علمی دینی حلقوں میں حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندویؒ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے، بلاشبہ مولانا کے قابل قدر کارناموں کے پیش نظر اس کی ضرورت تھی کہ ان کی تبلیغی وتعلیمی اور اصلاحی خدمات، قرآن پاک کی تعلیم کے لئے مکاتب کے قیام کی مساعی، ضعف بیماری کے باوجود دین حق کی اشاعت کی مسلسل کوشش اور دیگر اوصاف سے موجودہ آنے والی نسلوں کو واقف کرایا جائے تا کہ وہ اپنی اپنی زندگیوں میں اس سے روشنی حاصل کر سکیں، جس کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور امت مسلمہ کے لئے مفید اور نافع بنائے، آمین۔

والسلام　　　ابرار الحق

تاثرات حضرت مولانا محمد رابع صاحب حسنی ندوی مدظلہٗ

ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

موجودہ عہد میں جن علماء دین نے علمی اور دینی دونوں حیثیتوں سے اپنی عظمت کا اثر دلوں پر ثبت کیا ہے اور اپنے صلاح و اخلاص کی یادیں اپنے بعد والوں کے لئے چھوڑی ہیں ان میں حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندویؒ کا نام بھی نمایاں ہے۔

وہ ایک بڑے عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ملنسار، متواضع صفت اور خوش اخلاق انسان تھے، اصلاح باطن و تربیت دینی کے لحاظ سے بھی معروف تھے، ان کی تربیت باطن و اصلاح نفس سے فائدہ اٹھانے والوں کی ایک معتدبہ تعداد ہے، ان میں سے ان کے مجازین اور خلفاء کی بھی ایک تعداد ہے، مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے علوم دینیہ و عربیہ پر متعدد کتابیں تصنیف کیں، جو ان کی علمی خصوصیت کو واضح کرتی ہیں، یہ کتابیں انہوں نے عموماً دینی علوم کے طلبہ کی ضرورت کے لئے لکھیں، ان کے علاوہ تصوف و اصلاح باطن پر بھی ان کے اقوال و مضامین ہیں جو ان کے مسترشدین کے لئے خاص طور پر اور دیگر مستفیدین تزکیہ و اصلاح باطن کے طالبوں کے لئے بھی مفید ہیں، ان کے ایک مسترشد و مجاز صحبت مولانا محمد زید صاحب مظاہری ندوی "استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ" نے ان کو ایک مختصر رسالہ میں (ارشاد الطالبین) کے نام سے جمع کیا ہے، اور اس کو افادۂ عام کے لئے شائع کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس کو قبول فرمائے اور فائدہ مند بنائے۔ آمین۔

محمد رابع الحسنی ندوی، ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ، ۱۴/۸/۱۴۲۳ھ

التماس از مرتب

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ اور مولانا صدیق احمد صاحب باندویؒ کے علوم و افادات پر نیز دیگر اصلاحی موضوعات پر جو کام آپ کے پیش نظر ہے اس کا دائرہ بہت وسیع ہے، جتنا اور جو کچھ بھی اب تک کام ہوا ہے، اس سے زیادہ کام ابھی باقی ہے، منجملہ ان کے جدید علم کلام (اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات)، اور پورے تصوف کی تجدید و ترتیب بھی ہے۔

اسی طرح حضرت مولانا صدیق احمد صاحب باندویؒ کا درسِ قرآن و درسِ بخاری جو خالص اصلاحی انداز پر ہے، نیز حضرتؒ کے ملفوظات و ارشادات کا ذخیرہ (جو خاص طور پر اہل مدارس علماء و طلباء کے لئے اصلاحی مضامین پر مشتمل ہے جس کی آج کل شدید ضرورت ہے)، کافی مقدار میں موجود ہے، اس کے علاوہ دیگر موضوعات اور اصلاحِ امت سے متعلق مختلف رسائل و اشتہارات کی ترتیب بھی پیش نظر ہے۔

الحمدللہ اپنی صلاحیت و وسعت کے مطابق کام سلسلہ جاری ہے، لیکن افسوس ہے کہ وقت کی قلت اور اسباب و وسائل کے فقدان نیز افراد کی کمی کی وجہ سے کام کی رفتار بہت سست ہے۔

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی تکمیل فرمائے اور امت کے لئے اس کو نافع بنائے۔

محمد زید مظاہری ندوی

فہرست

افادات حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

انتخاب وترتیب: محمد زید مظاہری ندوی

اسماء کتب

(۱)	العلم والعلماء	صفحات ۳۶۸
(۲)	استاد شاگرد کے حقوق اور تعلیم وتربیت کے طریقے۔	صفحات ۱۷۷
(۳)	احکام الدعاء والوسیلہ	صفحات ۱۴۴
(۴)	احکام المسجد	صفحات ۱۲۴
(۵)	احکام الصلوٰۃ (مجموعہ رسائل ثلاثہ)	صفحات ۲۸۰
(۶)	احکام الزکوٰۃ والصدقہ	صفحات ۱۰۴
(۷)	احکام قربانی عقل ونقل کی روشنی میں	صفحات ۱۶۰
(۸)	احکام شب برأت	صفحات ۵۷
(۹)	احکام رمضان المبارک	صفحات ۲۲۸
(۱۰)	احکام التراویح (تحفہ حفاظ)	صفحات ۱۰۴
(۱۱)	احکام اعتکاف	صفحات ۱۳۶
(۱۲)	احکام عیدین	صفحات ۸۰
(۱۲)	احکام التجوید	صفحات ۴۸
(۱۳)	احکام پردہ عقل ونقل کی روشنی میں	صفحات ۲۰۰
(۱۴)	احکام المال	صفحات ۳۶۵
	یہ کتاب تین رسالوں کا مجموعہ ہے، مال ودولت کی اہمیت	
(۱۶)	حقوق المال (یعنی مال خرچ کرنے کے طریقے)	
(۱۷)	سود ورشوت اور قرض کے شرعی احکام۔	
(۱۸)	احکام مناظرہ	صفحات ۱۴۳
(۱۹)	احکام جہاد (ملحقہ اسلامی حکومت)	صفحات ۱۰۸

(۲۰) آداب تقریر وتصنیف صفحات ۲۷۸

(۲۱) آداب تصنیف وتالیف مع احکام اخبار نویسی

(۲۲) آداب خط وکتابت صفحات ۶۰

(۲۳) آداب وافتاء واستفتاء صفحات ۴۴۸

(۲۴) اجتہاد وتقلید کا آخری فیصلہ صفحات ۔۔۔

(۲۵) اسباب واعمال اور تدبیر توکل کا شرعی درجہ صفحات ۲۱۶

(۲۶) اسلامی حکومت ودستور مملکت صفحات ۶۴۸

(۲۷) اسلامی شادی صفحات ۴۸۸

(۲۸) اسلامی تہذیب وآداب زندگی صفحات ۲۰۰

(۲۹) اشرف العملیات صفحات ۴۳۰

(۳۰) اصلاح خواتین صفحات ۳۲۰

(۳۱) امداد الحجاج صفحات ۳۴۰

(۳۲) بدنگاہی کا وبال اور اس کا علاج صفحات ۲۲۲

(۳۳) تربیت اولاد صفحات ۱۴۸

(۳۴) تربیت السالک صفحات ۱۰۴

(۳۵) تحفہ زوجین صفحات ۲۱۰

(۳۶) تعلیم النساء صفحات ۴۸

(عورتوں کی تعلیم کا طریقہ ملحقہ اصلاح خواتین)

(۳۷) حقوق القرآن صفحات ۱۶۸

(۳۸) حضرت تھانویؒ اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کا باہمی ربط۔ صفحات ۸۰

(۳۹) حضرت تھانویؒ اور مولانا عبدالباری ندویؒ کی علمی واصلاحی مکاتبت۔ صفحات ۱۰۰

(۴۰) حضرت تھانویؒ اور مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ کی علمی واصلاحی مکاتبت۔

(۴۱) دینی مدارس اور علماء کے باہمی اختلافات اور ان کا حل۔ (زیر طبع)

(۴۲) دعوت وتبلیغ کے اصول واحکام صفحات ۳۴۴

(۴۳) ریا ایک مہلک مرض صفحات

(۴۴) سود ورشوت اور قرض کے شرعی احکام صفحات ۸۰

(۴۵) علوم فنون اور نصاب تعلیم صفحات ۱۴۴

(۴٦) عوام کی تعلیم اور اصلاح کے طریقے صفحات ۱۱۸
(۴۷) عید میلا د النبی ﷺ کی شرعی حیثیت صفحات ۱۲۰
(۴۸) عصہ کا وبال اور اس کا علاج صفحات ۹۲
(۴۹) غیر اسلامی حکومت اور مروجہ سیاست کے شرعی احکام صفحات ۱۵۲
(۵۰) فقہ حنفی کے اصول وضوابط صفحات ۳۸۴
(۵۱) کلینڈر وجنتری کے شرعی احکام صفحات ۱۰۴
(۵۲) مذہب وسیاست صفحات ۲۰۰
(ملک کے موجودہ حالات میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی)
(۵۳) مسنون دعائیں صفحات ۷۰
(۵۴) مکاتبت سلیمان صفحات ۳۰۸
علامہ سید سلیمان ندویؒ اور حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی علمی واصلاحی مکاتیب اور سید صاحبؒ کے لکھے ہوئے مضامین کا مجموعہ۔
(۵۵) مناجات مقبول مع رسائل مفیدہ صفحات ۲۲۳
مفید اضافوں اور مختصر رسالوں، ماثور اوراد ووظائف کے ساتھ
(۵٦) مسئلہ تکفیر اور اہل کتاب کی تحقیق صفحات ۲۷۲

فہرست افادات صدیق

(۱) ارشاد الطالبین صفحات ۴۰
(۲) اصلاح نفس واصلاح معاشرہ صفحات ۲۷۵
(۳) اللہ کے راستہ میں نکلنے کی اہمیت اور دعوت وتبلیغ سے متعلق چند ضروری اصلاحات صفحات ۱٦۸
(۴) اصلاحی مکاتبت صفحات ۔۔
(۵) اصلاح معاشرہ صفحات ۱۱۲
(٦) اصلاح معیشت صفحات ۸۰
(۷) اظہار حقیقت مع حق نما (علماء اہل حق پر بریلویوں کے اعتراضات کے جوابات) صفحات ۱۸۴
(۸) افادات صدیق جلد اول (علمی واصلاحی ارشادات) صفحات ۴۲۴
(۹) افادات درس قرآن جلد اول (سورہ کہف، مریم، طٰہٰ، انبیاء، حج، سورہ مومنون، نور، شعراء) صفحات ۴۱٦
(۱۰) افادات درس بخاری جلد اول صفحات ۔۔
(۱۱) امت کے باہمی اختلافات اور ان کا حل (مکاتیب) صفحات ۸۴
(۱۲) بریلوی مسلک کی حقیقت اور تاریخ وہابیت صفحات ۱۰۴

(۱۳) تحفۂ مدارس (مکاتیب) — صفحات ۴۲۶

(۱۴) چہل حدیث ۴ حصے — صفحات ۴۰

(۱۵) حفظ پڑھنے اور پڑھانے کا طریقہ — صفحات ۵۶

(۱۶) حیات صدیق حصہ اول — صفحات ۳۷۶

(۱۷) مآثر صدیق — صفحات ۔۔

(۱۸) مجربات صدیق وابرار — صفحات ۲۰۰

(۱۹) مجالس صدیق حصہ اول — صفحات ۲۰۸

(۲۰) مکاتیب صدیق اہم شخصیات کے نام — صفحات ۱۰۰

(۲۱) ملفوظات صدیق — صفحات ۔۔

(۲۲) نگاہ کی حفاظت — صفحات ۵۶

مرتب کی دوسری علمی وفقہی کتابیں ومقالات

(۱) احکام الرقیہ والتعویذ مع مجربات شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

(۲) رقیہ اور تعویذ کی حقیقت اور اس کی شرعی حیثیت مع مجربات مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

(۳) اسلام میں فقہ کی اہمیت، ائمہ اربعہ کی اہمیت اور فقہ حنفی کی خصوصیت

(۴) اصول الفقہ والشرع قرآن کی روشنی میں (زیر طبع) قرآن، حدیث، اجماع، قیاس، نبی رسول، صحابہ، اجتہاد وتقلید کے متعلق اصولی احکام اور دیگر قواعد فقہیہ قرآن کی روشنی میں۔ — ازافادات مفتی محمد شفیع صاحب

(۵) آداب افتاء واستفتاء صفحات (مفتیوں کے لئے ضروری ہدایات وآداب) مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی تصانیف سے ماخوذ۔

(۶) دستور مملکت قرآن کی روشنی میں۔ (صفحات ۱۴۸) اسلامی حکومت کا آئین اور اہم دفعات قرآن کی روشنی میں — ازافادات مفتی محمد شفیع — (صفحات.....)

(۷) شاہ عبدالعزیز صاحب کے علمی وفقہی ملفوظات فقہی ترتیب کے مطابق۔ (صفحات ۱۰۴)

(۸) مجربات اکابر

(۹) نقوش ابرار (صفحات ۳۰۴) حضرت مولانا ابرارالحق صاحبؒ کی نہایت مستند سوانح جو اصلاحی انداز پر مرتب کی گئی ہے، اس کا دوسرا حصہ بھی زیر ترتیب ہے۔

(۱۰) نوادرالحدیث (صفحات ۶۶۴) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب دامت برکاتہم کے پچاس سالہ فن حدیث سے متعلق علمی وفقہی سوالات کے جوابات اور سیکڑوں احادیث کی تحقیق حروف تہجی کے مطابق۔

(۱۱) نوادرالفقہ صفحات یہ نوادرالحدیث ہی کا دوسرا حصہ ہے جو فقہی ترتیب کے مطابق ہے۔ — صفحات ۴۷۲

(۱۲) اعضا کی پیوندکاری اور اس کا شرعی حکم۔

(۱۳) کلمات اذان میں لفظ اللہ میں مد کی تحقیق اور مد تعظیمی کی حقیقت۔

(۱۴) منصب امامت: امارت وامامت کے شرائط اور غیر اسلامی حکومت میں اس کا حکم۔

(۱۵) پگڑی کے مسائل اور اس کا حکم۔

(۱۶) زکوۃ کے اہم مسائل اور فی سبیل اللہ کی تحقیق۔

(۱۷) قسطوں پر خرید فروخت کا شرعی حکم۔

(۱۸) حرمت مصاہرت کا ثبوت قرآن وحدیث سے۔

(۱۹) نقل میت دلائل کی روشنی میں۔

(۲۰) ہندوستانی زمینوں میں عشر وخراج واجب ہے یا نہیں؟

(۲۱) انڈیا جیسے ملک میں انشورنش (بیمہ) کا شرعی حکم۔

(۲۲) مسئلہ تصویر آج کے دور میں۔

(۲۳) اجتماعی اجتہاد کی ضرورت اور جدید مسائل کے حل کا طریقہ

(۲۴) تبلیغی کام اور جماعت سے متعلق ضروری اصلاحات۔اکابر تبلیغ کے ارشادات کی روشنی میں۔

(۲۵) مقاصد نکاح اور چند اہم ضروری اصلاحات۔

(۲۶) مکاتیب ابرار۔

(۲۷) تزکیہ نفس سے متعلق مولانا ابرار الحق صاحبؒ کی ہدایات وتعلیمات۔

(۲۸) نصائح علی میاں مولانا سید ابوالحسن کی عرفانی واحسانی زندگی۔اور تزکیہ نفس تصوف سے متعلق اہم ہدایات ونصائح۔

(۲۹) قرأت سبعہ کے اصول واحکام۔

(۳۰) حقوق العلم والعلماء